سپریم کورٹ رپورٹس (1998) SUPP. 3 ایس سی آر

سنچلا کشری اور دیگر

بنام

وجے کمار رگھو ویر پرساد مہتا اور دیگر

18 نومبر 1998

[ایس۔ پی۔ بھروچا، جی۔ ٹی۔ ناناوتی اور بی۔ این۔ کرپال، جسٹسز]

ملازمت قانون:

استاد-اسکول کی بندش-دوسرے اسکول میں شمولیت-تنخواہ کا تعین-مجاز اتھارٹی کی ضروری توثیق کے لئے استاد کو دی گئی سروس بک-استاد کی طرف سے کی گئی جعلسازی-برطرفی کا حکم-درست قرار دیا گیا-استاد کی طرف سے کوئی مالی فائدہ متعلقہ نہیں ہے-سزا کی جگہ دو اضافے کو روکنا-منعقدہ متبادل مناسب نہیں ہے۔

ملازمت قانون-سزا-متبادل کے لئے عدالت عالیہ اور ٹریبونل کا اختیار۔

جواب دہندہ نمبر 1 پلوی و دیالیہ میں بطور استاد کام کر رہا تھا۔مذکورہ اسکول کی بندش کے نتیجے میں وہ اپیل کنندہ نمبر 1 کے ذریعہ چلائے جانے والے درگا و دیالیہ میں شامل ہو گئے۔ان کی سروس بک میں مدعا علیہ کی تنخواہ کے تعین سے متعلق توثیق پر نہ تو ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر اور نہ ہی آڈیٹر کے دستخط تھے۔مذکورہ خامیوں کو دور کرنے کے لئے سروس بک مدعا علیہ نمبر 1 کو دی گئی تھی۔مجاز حکام کی توثیق حاصل کرنے کے بجائے مدعا علیہ نے مجاز حکام کے جعلی دستخط کیے اور سروس بک اسکول حکام کو واپس کر دی۔نتیجتاً، انکوائری کرنے کے بعد مدعا علیہ کی خدمات ختم کر دی گئیں۔گجرات سیکنڈری ایجوکیشنل ٹریبونل نے برطرفی کے حکم کو

خارج کر دیا اور کہا کہ مستقبل میں ایک تنخواہ میں اضافے کو روکنا مناسب سزا ہو گی۔ ٹربیونل نے نرم رویہ اپناتے ہوئے تین اہم عوامل پر بھروسہ کیا (1) پلوی و دیالیہ کی سروس بک کو درگاو دیالیہ کو بھیجنے میں تاخیر جس کے نتیجے میں چار سال کی مدت کے لئے تنخواہ کا تعین نہیں کیا گیا۔ (ii) مدعاعلیہ نمبر 1 کو ذاتی طور پر سروس بک دینے میں اسکول کے عمل نے مؤخر الذکر کو بدسلوکی کے عمل کا ارتکاب کرنے کا موقع فراہم کیا۔ (iii) مجرم ملازم کی کم عمری اور (iv) یہ کہ اس کے عمل سے مدعاعلیہ کو کوئی اضافی مالی فائدہ حاصل نہیں ہوا ہے۔ عدالت عالیہ نے یہ بھی کہا کہ عائد کردہ جرمانہ غیر متناسب تھا لیکن اس نے مستقبل میں دو اضافے کو روکنے کی ہدایت دیتے ہوئے ایک اضافے کو روکنے کے حکم کی جگہ لے لی۔

اس عدالت میں دائر اپیل میں اپیل کنندہ اسکول انتظامیہ کی جانب سے یہ دلیل دی گئی تھی کہ (1) ٹربیونل نے پایا کہ مدعاعلیہ کے خلاف الزامات ثابت ہو چکے ہیں تو اسے برطرفی کے حکم میں مداخلت نہیں کرنی چاہیے تھی۔ (ii) ٹربیونل کی جانب سے مدنظر رکھے جانے والے عوامل کو برطرفی کے حکم کی جگہ اضافے کو روکنے کے لئے اچھی بنیاد نہیں سمجھا جا سکتا۔ اور (iii) عدالت عالیہ نے درخواست گزار کی جانب سے دائر کی گئی عرضی درخواست کو بغیر سوچے سمجھے مسترد کر دیا۔

اس عدالت نے اپیل کی منظوری دے دی۔

منعقد : 1۔ مقدمہ کے حالات میں ٹربیونل کے پاس اسکول انتظامیہ کی طرف سے دی گئی سزا میں مداخلت کرنے کا کوئی جواز نہیں تھا۔ ایک استاد سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنے عہدے کے پیش نظر ایمانداری اور دیانتداری کے اعلیٰ معیار کو برقرار رکھے۔ مدعاعلیہ نے جعلسازی کی کارروائیوں کا ارتکاب کیا۔ یہاں تک کہ جب اسکول انتظامیہ نے انہیں سروس بک میں دستخط کرنے والے افراد کے نام ظاہر کرنے کے لئے کہا تھا، تب بھی انہوں نے کہا تھا کہ اس پر ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر کے دستخط تھے۔ یہ بیان ان کے علم میں غلط تھا۔ اس طرح اس نے نہ صرف سنگین بدسلوکی کا ارتکاب کیا بلکہ ایک سنگین مجرمانہ جرم بھی کیا۔ سچائی کی کوئی پرواہ نہ کرنا اور اپنے کام کو انجام دینے کے لئے مجرمانہ فعل کا ارتکاب کرنے کا رجحان واضح طور پر جواب دہندہ نمبر 1 کے اعمال سے ظاہر ہوتا ہے۔ اگر ایسے حالات میں برطرفی کی سزا اسکول انتظامیہ کی جانب سے دی گئی تھی تو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ بدسلوکی کی سنگینی کے لحاظ سے حیران کن طور پر غیر متناسب تھا۔

[16-جی؛17-ای-جی]

2۔ ٹریبونل کی جانب سے نرم رویہ اختیار کرنے کے لیے جن عوامل کا حوالہ دیا گیا ہے وہ معقول طور پر اس نتیجے پر نہیں پہنچ سکتے کہ سزا انتہائی غیر متناسب تھی۔ [17-ایچ]

3۔ اگر مدعا علیہ نمبر 1 کی درخواست پر درگاہ دیالیہ نے سروس بک کو براہ راست متعلقہ حکام کو بھیجنے کے بجائے اسے مکمل کرنے کے لئے سونپ دیا تو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس طرح اس نے کوئی غلطی کی ہے۔ یہ اندازہ نہیں لگایا جا سکتا تھا کہ اس وقت اس کا کوئی بد دیانت ارادہ تھا۔ اگرچہ جواب دہندہ نمبر 1 نسبتاً جوان تھا، پھر بھی وہ اپنے اعمال کی نوعیت کو سمجھنے کے لئے کافی پختہ تھا۔ اس سے انہیں کچھ حاصل ہونے کا امکان تھا یا نہیں، اس کا بدسلوکی کی سنگینی پر زیادہ اثر نہیں پڑے گا، لہٰذا عدالت عالیہ اور ٹریبونل کے حکم کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔

[18-سی-ڈی، ایف، 19-بی]

بی۔سی۔ چترویدی بنام یونین آف انڈیا اور دیگران [1995] 6 ایس سی سی 749، وضاحت کی گئی اور لاگو نہیں کیا گیا۔

بھگت رام بنام ریاست ہماچل پردیش اور دیگر (1983) 2 ایس سی سی 442، جس کا حوالہ دیا گیا ہے۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 7789 آف 1997۔

1997 کے ایس۔سی۔اے نمبر 6671 میں گجرات عدالت عالیہ کے 14.10.97 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندگان کی طرف سے آر۔ پی۔ بھٹ اور ایم۔ این۔ شروف۔

جواب دہندگان کی طرف سے ایم۔ آر۔ آنند، اسیم ملہوترا اور اے۔ پی۔ میدھ۔

عدالت کا فیصلہ کس نے سنایا

ناناوتی، جسٹس۔ یہ اپیل گجرات عدالت عالیہ کی طرف سے 1997 کی خصوصی سول درخواست نمبر 6671 میں دیے گئے فیصلے اور حکم سے پیدا ہوئی ہے۔ عدالت عالیہ نے گجرات سیکنڈری ایجوکیشن ٹریبونل کے اس حکم کو برقرار رکھا جس میں درخواست گزار کی جانب سے مدعا علیہ نمبر ایک کی برطرفی کے حکم کو کالعدم قرار دیا گیا تھا لیکن مستقبل کے اثر سے ایک اضافے کو روکنے کے متبادل حکم میں ترمیم کرتے ہوئے مستقبل کے اثر سے دو اضافے کو روکنے کی ہدایت دی گئی تھی۔

جواب دہندہ نمبر 1 اس سے پہلے پلوی ودیالیہ میں استاد کے طور پر کام کر رہا تھا۔ 1988 میں اس ادارے کی بندش پر انہیں سرپلس استاد قرار دیا گیا تھا۔ ڈائریکٹر آف ایجوکیشن کی ہدایت پر انہیں 25.11.1988 کو درخواست گزار نمبر 1 کے ذریعہ چلائے جانے والے درگا ودیالیہ میں ایک استاد کے طور پر بھرتی کیا گیا تھا۔ اس نئے اسکول میں داخلہ لیتے وقت، جواب دہندہ نمبر 1 نے اپنی سروس بک تیار نہیں کی اور نہ ہی اسے پلوی ودیالیہ نے درگا ودیالیہ کو بھیجا۔ تاہم ان کی جانب سے جمع کرائے گئے آخری تنخواہ سرٹیفکیٹ کے مطابق انہیں 2600-1400 روپے کے نظر ثانی شدہ تنخواہ پیمانے میں تنخواہ دی گئی تھی۔ درگا ودیالیہ نے اس سے پہلے ان سے کہا تھا کہ وہ اپنی سروس بک پیش کریں کیونکہ اس کے لئے ان کی تنخواہ کے تعین کی تصدیق کرنا اور حکومت سے امداد حاصل کرنا ضروری ہے۔ انہوں نے اسے تیار نہیں کیا لیکن پلوی ودیالیہ نے اسے 23-11-1992 کو درگا ودیالیہ کو بھیج دیا۔ جانچ کے دوران درگا ودیالیہ نے دیکھا کہ اس میں کچھ خامیاں اور بے قاعدگیاں تھیں۔ نظر ثانی شدہ تنخواہ پیمانے میں ان کی تنخواہ کے تعین سے متعلق توثیق مجاز اتھارٹی یعنی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر کے دستخط شدہ نہیں تھی۔ آڈیٹر کے دستخط نہیں تھے۔ درگا ودیالیہ نے اپنے 31.7.93 کے خط کے ذریعے انہیں مذکورہ خامیوں کے بارے میں مطلع کیا اور ان سے درخواست کی کہ وہ اسے پورا کریں۔ 4.8.93 کے خط کے ذریعے انہوں نے درگا ودیالیہ سے درخواست کی کہ وہ انہیں اس مقصد کے لئے ان کی آخری تنخواہ کا سرٹیفکیٹ اور سروس بک دیں۔ وہ اسے دے دیئے گئے تھے۔ تین دن کے اندر (ہفتہ اور اتوار کی درمیانی شب) جواب دہندہ نمبر 1 نے سروس بک واپس کر دی اور اسکول انتظامیہ کو مطلع کیا کہ تمام خامیوں کو دور کر دیا گیا ہے۔ چونکہ اتنے کم وقت میں اسے واپس کر دیا گیا تھا، اس لیے درگا ودیالیہ کو متعلقہ حکام کے دستخطوں کی صداقت کے بارے میں کچھ شک محسوس ہوا۔ لہٰذا اس نے ان سے کہا

کہ وہ ان افراد کے ناموں کا انکشاف کریں جنہوں نے متعلقہ توثیق پر دستخط کیے تھے۔ 24.8.93 کو انہوں نے درگاو دیالیہ کو مطلع کیا کہ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر جناب ایس این پرمار نے توثیق پر دستخط کیے ہیں۔اس کے بعد درگاو دیالیہ نے اپنے دستخط کی تصدیق کرنے کے لئے شری پرمار کو خط لکھا۔انہوں نے اس بات سے انکار کیا کہ انہوں نے سروس بک پر دستخط کیے تھے۔یہ جعلی دستخط پایا گیا تھا۔درگاو دیالیہ نے 23.9.93 کو شوکاز نوٹس دینے کے بعد جانچ کی اور تمام الزامات ثابت ہونے پر متعلقہ اتھارٹی کی پیشگی منظوری سے 15.3.94 کو ان کی ملازمت ختم کرنے کا حکم جاری کیا۔

مدعاعلیہ نمبر 1 نے اس حکم کو گجرات سیکنڈری ایجوکیشن ٹریبونل کے سامنے چیلنج کیا۔ٹریبونل نے کہا کہ الزامات مناسب طریقے سے ثابت ہوئے تھے اور مدعاعلیہ نمبر 1 کے ذریعہ کیے گئے اعمال سنگین بدسلوکی کے زمرے میں آتے ہیں۔لیکن جیسا کہ مدعاعلیہ نمبر 1 نے نظر ثانی شدہ تنخواہ پیمانے میں اپنی تنخواہ کے تعین میں تقریباً چار سال کی تاخیر کی وجہ سے ایسا کیا تھا اور چونکہ سروس بک براہ راست متعلقہ حکام کو بھیجنے کے بجائے مدعاعلیہ نمبر 1 کو دی گئی تھی اور چونکہ وہ نسبتاً کم عمر تھا،لہذا اس کی ملازمت کو ختم کرنے کا مطالبہ نہیں کیا گیا تھا جو اس کی معاشی موت کے مترادف ہے۔اس کا خیال تھا کہ ایک نرم نقطہ نظر اختیار کیا جانا چاہئے اور،لہذا،اس نے کہا کہ مستقبل کے اثر کے ساتھ ایک اضافے کو روکنا مناسب سزا ہوگی۔اس کے مطابق،ٹریبونل نے جزوی طور پر درخواست کو منظور کیا،برطرفی کے حکم کو کالعدم قرار دیا اور مستقبل کے اثر سے دو اضافے روکنے کی ہدایت کرتے ہوئے جرمانے میں ترمیم کی۔

ٹریبونل کے اس حکم سے ناراض اپیل کنندگان نے گجرات عدالت عالیہ میں عرضی درخواست دائر کرنے کو ترجیح دی۔عدالت عالیہ نے ٹریبونل کے اس نقطہ نظر سے اتفاق کیا کہ عائد کردہ جرمانہ غیر متناسب تھا لیکن یہ پایا کہ مستقبل کے اثر سے ایک اضافے کو روکنے کا جرمانہ نسبتاً نرم تھا۔لہذا اس نے اس حکم میں ترمیم کی اور مستقبل میں دو تنخواہوں میں اضافہ روکنے کی سزا سنائی۔

درخواست گزاروں کے سینئر وکیل آر پی بھٹ نے دلیل دی کہ ٹریبونل کو یہ معلوم ہوا ہے کہ مدعاعلیہ نمبر 1 کے خلاف لگائے گئے الزامات ثابت ہوئے ہیں اور یہ کہ وہ سنگین بدانتظامی ہیں،اسکول انتظامیہ کی طرف سے جاری برطرفی کے حکم میں مداخلت نہیں کرنی چاہئے تھی۔انہوں نے مزید کہا کہ ٹریبونل کی جانب سے نرم رویہ

اختیار کرنے اور سزا کے حکم میں مداخلت کی تین وجوہات بتائی گئی ہیں۔(i) پلوی و دیالیہ کی سروس بک کو درگا و دیالیہ کو بھیجنے میں تاخیر کے نتیجے میں چار سال کی مدت کے لئے تنخواہ کا تعین نہیں کیا گیا۔(ii) درگا و دیالیہ کی جانب سے مدعاعلیہ نمبر 1 کو سروس بک فراہم کرنے اور اس میں کی گئی ضروری توثیق حاصل کرنے اور اسے براہ راست متعلقہ حکام کو نہ بھیجنے اور اس طرح مدعاعلیہ نمبر 1 کو بدسلوکی کا ارتکاب کرنے کا موقع فراہم کرنے کا کام؛ اور(iii) مدعاعلیہ نمبر 1 کی کم عمری کو برطرفی کے حکم کی جگہ صرف مستقبل کے اثرات کے ساتھ صرف ایک اضافے کو روکنے کے حکم کے ساتھ تبدیل کرنے کے لئے اچھی بنیاد کے طور پر نہیں سمجھا جا سکتا ہے۔انہوں نے کہا کہ ایسا کرتے ہوئے ٹربیونل نے واضح طور پر اپنے دائرہ اختیار سے تجاوز کیا ہے۔انہوں نے یہ بھی کہا کہ عدالت عالیہ نے مناسب غور وفکر کے بغیر اپیل کنندہ کی طرف سے دائر عرضی درخواست کو یہ کہتے ہوئے مسترد کر دیا کہ ٹربیونل کے ذریعہ دی گئی وجوہات ٹھوس ہیں اور مداخلت کا مطالبہ نہیں کرتی ہیں۔

پچھلے معاملوں کا جائزہ لینے کے بعد، اس عدالت نے بی سی چترویدی بنام یونین آف انڈیا اینڈ دیگر [1995] 6ایس سی سی 749 نے کہا ہے کہ معاملے میں فیصلہ سنایا۔ ”عدالت عالیہ/ٹربیونل، عدالتی نظرثانی کے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے، عام طور پر جرمانے پر اپنے نتیجے کی جگہ نہیں لے سکتا ہے اور کچھ اور جرمانہ عائد نہیں کر سکتا ہے۔اگر ڈسپلنری اتھارٹی یا اپیلیٹ اتھارٹی کی طرف سے دی گئی سزا عدالت عالیہ/ ٹربیونل کے ضمیر کو جھنجھوڑ دیتی ہے تو یہ مناسب طریقے سے راحت کو ڈھال دے گی، یا تو ڈسپلنری/ اپیلیٹ اتھارٹی کو عائد جرمانے پر نظرثانی کرنے کی ہدایت دے گی، یا قانونی چارہ جوئی کو مختصر کرنے کی ہدایت دے گی، وہ خود، غیر معمولی اور نایاب معاملات میں، اس کی حمایت میں ٹھوس وجوہات کے ساتھ مناسب سزا دے سکتی ہے۔اس معاملے میں نہ تو ٹربیونل اور نہ ہی عدالت عالیہ نے یہ کہا ہے کہ مدعاعلیہ نمبر 1 کو دی گئی سزا حیران کن طور پر غیر متناسب تھی۔جواب دہندہ نمبر 1 ایک اسکول استاد تھا۔ایک استاد سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اپنے عہدے کے پیش نظر ایمانداری اور دیانت داری کے اعلی معیار کو برقرار رکھے۔اس نے ضلع ایجوکیشن آفیسر، آڈیٹر اور پلوی و دیالیہ کے سنچلک انا پرنسپل کے جعلی دستخط کر کے یا تو خود یا کسی دوسرے شخص کی مدد سے جعلسازی کی کارروائیاں کیں۔اسکول انتظامیہ کی جانب سے سروس بک میں دستخط کرنے والے افراد کے نام ظاہر کرنے کے لیے کہے جانے کے بعد بھی انہوں نے کہا تھا کہ اس پر ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر جناب ایس این پرمار کے دستخط ہیں۔یہ بیان ان کے علم میں غلط تھا۔یہ جعلی توثیق کی بنیاد پر تھا کہ وہ نظرثانی شدہ تنخواہ پیمانے کے مطابق ادائیگی حاصل کرنا چاہتا تھا۔اس طرح مدعاعلیہ نمبر 1 نے نہ صرف سنگین بدسلوکی کا ارتکاب کیا

بلکہ ایک سنگین مجرمانہ جرم بھی کیا۔ اگر ایسے حالات میں اسکول انتظامیہ کی جانب سے برطرفی کی سزا دی گئی تھی تو یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ بدسلوکی کی سنگینی کے لحاظ سے حیران کن طور پر غیر متناسب تھا۔

ٹریبونل کی جانب سے نرم رویہ اختیار کرنے کے لیے جن عوامل کا حوالہ دیا گیا ہے وہ معقول طور پر اس نتیجے پر نہیں پہنچ سکتے کہ سزا انتہائی غیر متناسب تھی۔ مدعاعلیہ نمبر 1 کو درگاو دیالیہ میں شامل ہونے کے بعد نظر ثانی شدہ تنخواہ اسکیل میں 1480 روپے کی تنخواہ مل رہی تھی اور اس طرح درگاو دیالیہ کو اپنی سروس بک بھیجنے میں تاخیر کے نتیجے میں اسے مالی نقصان نہیں پہنچا۔ مدعاعلیہ نمبر 1 کے لئے جعلسازی کے کاموں میں ملوث ہونے کی کوئی ٹھوس وجہ نہیں تھی کیونکہ وہ مقررہ وقت پر ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر، آڈیٹر اور دیگر سے ضروری توثیق حاصل کرسکتا تھا۔ سچائی کی کوئی پرواہ نہ کرنا اور اپنے کام کو انجام دینے کے لئے مجرمانہ فعل کا ارتکاب کرنے کا رجحان واضح طور پر جواب دہندہ نمبر 1 کے اعمال سے ظاہر ہوتا ہے۔ درگاو دیالیہ نے انہیں کچھ دنوں کے اندر سروس بک مکمل کرنے کے لئے نہیں کہا تھا۔ اگر مدعاعلیہ نمبر ایک کی درخواست پر درگاو دیالیہ نے سروس بک کو براہ راست متعلقہ حکام کو بھیجنے کے بجائے اسے مکمل کرنے کے لئے سونپ دیا تو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس طرح اس نے کوئی غلطی کی ہے۔ اس نے اپنے استاد پر بھروسہ کیا۔ یہ اندازہ نہیں لگایا جاسکتا تھا کہ اس وقت اس کا کوئی بددیانت ارادہ تھا۔ لہٰذا ٹریبونل کی جانب سے سزا کے حکم میں مداخلت کی دوسری وجہ درست نہیں تھی۔ یہ فرض کرتے ہوئے کہ جواب دہندہ نمبر 1 نسبتاً نوجوان تھا، اس وقت تک وہ ایک استاد کے طور پر 8 سال کی خدمت کر چکا تھا۔ وہ اپنے اعمال کی نوعیت کو سمجھنے کے لئے کافی پختہ تھا۔ لہٰذا ٹریبونل کے پاس اسکول انتظامیہ کی صوابدید میں مداخلت کرنے کا کوئی جواز نہیں تھا۔ حقائق اور حالات کے پیش نظر ٹریبونل کے پاس اسکول انتظامیہ کی جانب سے عائد سزا میں مداخلت کا کوئی جواز نہیں تھا۔

مدعاعلیہ نمبر 1 کے وکیل بھگت رام بنام ریاست ہماچل پردیش اور دیگر [1983] 2 ایس سی سی 442 اس عدالت کے فیصلے پر بھروسہ کر رہے ہیں، نے پیش کیا کہ بدسلوکی کی سنگینی کے مطابق نہ ہونے والے جرمانے کو آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی سمجھا جانا چاہیئے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ملازمت سے برطرفی معاشی موت ہونے کی وجہ سے مدعاعلیہ نمبر 1 کو اتنی سخت سزا نہیں دی جانی چاہیے تھی جب کہ اس کے مذکورہ اقدامات سے اسے کوئی اضافی مالی فائدہ حاصل نہیں ہونا چاہیے تھا۔ اس سے اسے کچھ حاصل ہونے کا امکان تھا یا نہیں اس کا بدانتظامی کی سنگینی پر زیادہ اثر نہیں پڑا۔ اس کے ذریعہ کئے گئے اعمال نہ صرف ایک سنگین بدسلوکی بلکہ

ایک سنگین مجرمانہ جرم بھی تھے۔فاضل وکیل نے بی سی چترویدی کیس (سپرا) میں ہنساریا جسٹس کے پہلے بیان کردہ مشاہدات پر بھی بھروسہ کیا۔درحقیقت ان کا اس کیس کے حقائق سے کوئی تعلق نہیں ہے۔یہ ایسا معاملہ نہیں ہے جہاں عدالت عالیہ/ٹربیونل کو مدعاعلیہ نمبر 1 کو قواعد یا طریقہ کار کی کچھ تکنیکی وجہ سے مناسب راحت دینے میں کوئی دشواری محسوس ہوئی، حالانکہ انصاف نے اس کا مطالبہ کیا تھا۔مزید برآں، مذکورہ مشاہدات ذاتی نقطہ نظر کے اظہار سے زیادہ کچھ نہیں ہیں۔قابل ذکر بات یہ ہے کہ ہنساریا جسٹس نے اس بات سے اتفاق کیا کہ دیگر دو فاضل ججوں نے عدالت عالیہ/ٹربیونل کے انضباطی اتھارٹی کی طرف سے جاری جرمانے کے حکم میں مداخلت کرنے کے اختیارات کے بارے میں کیا کہا۔لہٰذا یہ کہنا درست نہیں ہوگا کہ بی سی چترویدی کے معاملے میں اس عدالت نے اس رائے کو قبول کیا ہے کہ عدالت عالیہ/ٹربیونلز کو آئین کے آرٹیکل 142 کے تحت مکمل انصاف کرنے کا وہی اختیار حاصل ہے جو اس عدالت کو حاصل ہے۔

لہٰذا ہم اس اپیل کی منظوری دیتے ہیں، عدالت عالیہ اور ٹربیونل کے فیصلے اور حکم کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور مدعاعلیہ نمبر ایک کی جانب سے دائر او اے کو خارج کرتے ہیں۔

ٹی این اے

اپیل کی منظوری دی جاتی ہے۔

Meraj U Din Sofi
2024.10.09 17:19
I am the author of this
document